© rasailojaraid.com

انسان تھے۔ اوائل میں انھوں نے حصولِ علم کے لیے بہت محنت کی، پھر وہ وقت آیا جب علمی حلقوں میں وہ ایک مسلمہ اقبال شناس، دانش ور اور ممتاز ادیب تسلیم کیے گئے۔ صدر شعبۂ اقبالیات جامعہ مفتوحہ (اوپن یونی ورسٹی) کے منصب پر فائز ہوئے، مگر ان کا عالمانہ انکسار برقرار رہا۔ ان کے اٹھ جانے سے قحط الرّجال کا احساس مزید گہرا ہوا ہے۔

زیرِنظر کتاب میں ان کے فکروفن اور شخصیت پر مضامین، ان کے مجموعۂ کلام پر آراو تاثرات، منظوم خراجِ تحسین اور متفرق تاثرات و مکالمات اور دیگر مفید معلومات کو یکجا کیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعے سے ان کی شخصیت کا ایک مجموعی مثبت تاثر سامنے آتا ہے۔ یہ نفسانفسی کا دور ہے۔ لوگ قربت کے دعوے تو بہت کرتے ہیں، مگر جانے والوں کو جلد بھلا دیتے ہیں، آج مرے کل دوسرا دن۔ لیکن ڈاکٹر شاہین، خوش بخت ہیں کہ ان کے ہونہار شاگرد وسیم انجم نے اپنے استاد سے بےلوث محبت کا ثبوت دیتے ہوئے، پہلے تو ان کا شعری مجموعہ چھاپا اور اب یہ دوسرا مجموعہ لائے ہیں۔

کتاب کی تدوین اور گٹ اَپ میں بہتری کی کافی گنجایش کے باوجود، وسیم انجم کی یہ کاوش قابلِ داد اور لائقِ ستایش ہے۔ اس سے ڈاکٹر شاہین کے احوال و آثار کی جامع تصویر سامنے آتی ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

پرویزیت کے الٰہیاتی تصورات، (دو حصے)، ظفر اقبال خان۔ ناشر: ادارہ اسلامیہ، حویلی بہادر شاہ، جھنگ۔ صفحات: ۷۲۹۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔ ملنے کا پتا: سہ ماہی اسلامائزیشن، معرفت مہرنور سیال، جی-۳۳۲، سبزہ زار، اسکیم موڑ، لاہور۔

اس تحقیقی اور تجزیاتی کتاب میں انکارِ حدیث کا جائزہ پیش کرتے ہوئے، اگرچہ بظاہر موضوع بحث تو چودھری غلام احمد پرویز کے فکروفن کو بنایا گیا ہے، لیکن مصنف نے مختلف پہلوؤں سے بحث کی وسعت اور موضوع کے پھیلاؤ میں، مختلف مذہبی تصورات پر بھی ایک جان دار محاکمہ پیش کر دیا ہے۔

پرویز صاحب کے ہاں مسلمہ دینی شعائر سے فرار، استدلال کی کمزوری، موقف میں تبدیلی، یکسوئی کے فقدان اور تضادِ فکری کو جس پیرائے اور ربط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، وہ خود

© rasailojaraid.com